السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ کوئی جھوٹی قسم اٹھا کر ناحق اور بے گناہ آدمیوں کو مجرم بنائے ، جن کی سزا موت ہے ، اور۲۵ہزار روپے لے کر سچی بات کہے اوراس کی اس حرکت کے باعث شر پیدا ہوا اور دیہات کے لوگ دھڑوں میں تقسیم ہوجائیں۔ ایسا امام مسجدامامت کے قابل ہے اوراس کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ صفات کے حامل شخص کو فوراًامامت سے معزول کردینا چاہیے۔ ''دار قطنی''میں حدیث ہے:

(اِجعَلُوا اَئِمَّتَکُم خِیَارَکُم ' (سنن الدار قطنی،بَابُ تَخفِیفِ القِرَاءَةِ لِحَاجَة،رقم:۱۸۸۱ '

''یعنی'' امام بہتر لوگوں کو بنایا کرو۔

اسی طرح ''مشکوٰۃ المصابیح'' میں حدیث ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبلہ کی طرف تھوکنے پر امامت سے معزول کردیا تھا۔ سنن اَبِی داؤد،بَابٌ فِی کَرَاہِیَةِ البُزَاقِ فِی المَسجِدِ،رقم:۴۸۱

مرقوم وجوہات کی بناء پر مذکورہ شخص بہت بڑا مجرم ہے۔ اس کو فی الفور مصلائے امامت سے علیحدہ کردیا جائے اوراگروہ زبردستی مصلائے امامت سے چمٹا رہے، اور مقتدی ہٹانے پر قادر نہ ہوں تو اس صورت میں مقتدی مجرم نہیں، اورنہ ان کی نماز میں کوئی خلل آئے گا۔ ان شاء ا ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ:صفحہ:376

محدث فتویٰ